



www.KitaboSunnat.com

وبائي امراض و کورونا وائرس

ہنمانی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

مرتب

مقرر

حافظ محمد یوسف اختری

محمد العصواد عبد اللہ ناصر حمدانی

ناشر: المکتبۃ الاعترفیہ جامع مسجد فاطمہ صرافہ بازار کراچی ۰۳۶ ۳۹۵۶۲۶۲ +۹۲



معزز قارئین توجہ فرمائیں

کتابِ مہنت کی روشنی میں لمحیٰ جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا منتشر کرزا

- کتاب و سنت ذات کام پرستیاب تمام الیکٹر انک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
 - بحثیں تحقیق اسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
 - دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

٢٣٦

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر متعلق کتب ناشرپن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com
🌐 www.KitaboSunnat.com



بیان امراض کورونا وائرس

ہنماجی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

مقدارہ
محمد الصوامہ عبید اللہ بن اصر حمدانی

مرتب

حافظ محمد نویں شی

مدرس: الحسینی لامی

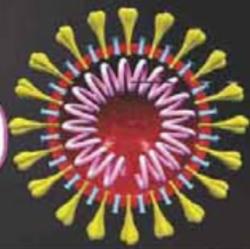
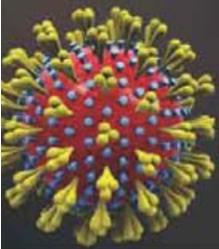
لیبرنر مکالن: الدین اسلامک دیزائچ سٹرکر ایجی

ناشر

المکتبۃ الاعتریفی جامع مسجد فاطمہ صرافہ بازار کراچی

برائے رابطہ:

+92 346 3956262



مقدمہ

علامہ عبداللہ ناصر حمدانی حفظہ اللہ علیہ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وبعد

کرونا و ایس جس کی لپیٹ میں تقریباً تمام ممالک آچکے ہیں، یہ ایک آزمائش بھی ہے اور عذاب کی صورت بھی ہو سکتی ہے، اس میں سب سے پہلے اپنے اعمال کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے، "لَمْ يَظْهُرِ الْفَاجِحَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُقْبَلُوا ۖ إِلَّا

فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأُوجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتِ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا" ①

یعنی: اگر کسی قوم میں فاشی ظاہر ہو اور علی الاعلان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم میں طاعون کا مرض اتنا روایتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کے جسموں میں اسکی دردیں اور تنکالیف پیدا کر دیتا ہے جو ان کے آباء و اجداد کے اجسام میں نہیں ہوتی تھیں۔

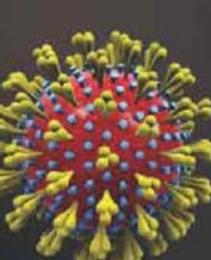
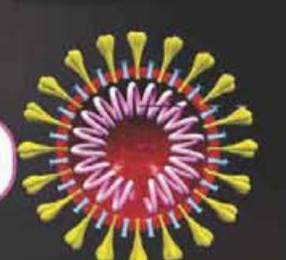
ان حالات میں اجتماعی طور پر رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے، تو یہ وانتابت کاراستہ اختیار کرنا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ صدق توکل اختیار کرنا چاہیے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسِيبُهُ﴾ (الطلاق: 3)

یعنی: جو اللہ پر توکل کرے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

صدق توکل یہ ہے کہ جو اسباب اللہ تعالیٰ نے اختیاط، بچاؤ اور پرہیز کے لیے عطا فرمائے ہیں انہیں اختیار کیا جائے، ان اسباب کے اندر جوتا شیر کا چہلو ہواں بارے میں عقیدہ یہ ہو کہ

① سنان ماج: 4019

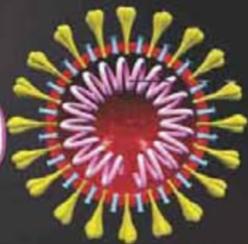
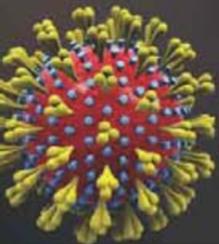



دبالی امراض و کرونا و اترس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

من جانب اللہ ہے لہذا ان اسباب کو اختیار کر کے وبا سے بچا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے جو اسباب ڈاکٹر بتاتے ہیں، جیسے کثرت سے ہاتھ دھونا، رش والی جگہوں سے پرہیز کرنا، گرم چیزوں کا استعمال اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کرنا اور ماسک وغیرہ کا استعمال تو یہ اسباب اپنانے جاسکتے ہیں، یہ اسباب و قائیہ بالکل شریعت کی روح کے مطابق ہیں، اور طب نبوی سے بھی وقاری اسباب ملتے ہیں نیز دعاوں اور اذکار کا معمول بنائیں، جیسے آیت الکری، معوذ تین و دیگر دعا نبیں^① اور صبح و شام کے اذکار، اگر انسان ان اذکار کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے قلعہ میں آ جاتا ہے، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توبہ اور اندازت کا راستہ اختیار کیا جائے، نیز گورنمنٹ کی طرف سے جو پابندیاں لگائی جائیں ان کا لحاظ رکھا جائے کیونکہ ایسے احوال میں گورنمنٹ زیادہ بہتر جانتی ہے، اس لیے ان کے احکامات کو قبول کر لینا چاہیے۔ کچھ لوگ ان پابندیوں میں حرج محسوس کرتے ہیں کہ مساجد وغیرہ سے کیوں روکا جا رہا ہے تو یہ حرج شریعت کی رو سے مناسب نہیں ہے، شریعت نے ایسے موقع پر رخصت دی ہے، ایسے احوال میں بوقتِ ضرورت اگر انسان گھر میں بیٹھے اور گھر میں نماز پڑھئے تو ایسا کیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اس حوالے سے ایک سادہ ہی مثال دیکھیں کہ بارش کے موقع پر شریعت اسلامیہ میں گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے جبکہ بارش اس قسم کی وبا کے مقابلے میں اتنی خطرناک نہیں ہوتی، اس قسم کے دائرے بارش سے بڑھ کر خطرناک ہوتے ہیں یا خطرناک ہونے کا امکان ہوتا ہے، توجہ بارش کے موقع پر دین اسلام کی طرف سے دی گئی رخصت کو قبول کر لیا جاتا ہے اور قبول کر لینا چاہیے تو اس قسم کی وبا کے موقع پر بھی اسے قبول کر لینا چاہیے،

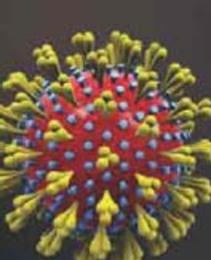
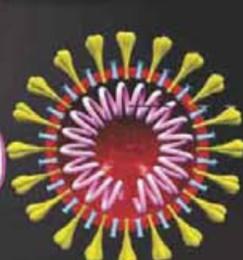
^① جن کا ذکر صفحہ 14 پر آئے گا۔

دبلائی امراض و کرونا و اس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر



مزید یہ کہ گھر میں رہنے کو بھی فضول نہ سمجھا جائے بلکہ گھر میں رہ کر گھر والوں کی دینی لحاظ سے تنگرانی کا حق نبھایا جائے اور ان کی اصلاح پر توجہ دی جائے اور اپنے اعمال کی بھی اصلاح کریں، سلف صالحین کا طرز عمل یہی تھا کہ جب بھی انہیں کوئی تکلیف پہنچتی، کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ اپنی غلطی حلش کرتے، امام قرطبی رض فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ پہنچونے ڈس لیا تو میں سوچنے لگا کہ مجھ سے کون سی کوتاہی ہو گئی؟

امام حسن بصری رض بصرہ کے محدثین اور فقہاء میں سے تھے، انہیں عمر کے آخری حصہ میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تو سوچنے پڑھ گئے کہ مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی بالآخر سوچنے پر یاد آیا کہ چالیس سال پہلے میں نے اپنے بھائی کو مفلس کہہ دیا تھا ممکن ہے کہ یہ اسی کے سبب سے ہو۔ لہذا ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیے اس میں اول ذمہ داری حکومت کی ہوئی چاہیے، لیکن اس موقع پر ہمارے صدر صاحب نے عوام سے چند منٹ کا خطاب کیا وہ کسی ڈاکٹر کا خطاب تو لگتا ہے لیکن امت مسلمہ کے حاکم یا راعی جس کے دل میں مسلمانوں کے حالے سے اللہ کا ڈر ہو، اس کا خطاب نہیں لگتا، ان کے لیے اس موقع پر ڈاکٹر ز او طبی ماہرین کی طرح احتیاط پر ووجہ دلانے سے کہیں زیادہ اہم یہ تھا کہ وہ توبہ کا، رجوع الی اللہ کا درس دیتے۔ حافظ ابن کثیر رض نے تاریخ اسلام میں سن 478 کے احوال میں ججاز، عراق اور شام کی سرزمیں پر طاعون کے حملہ کا تذکرہ کیا، نیز یہ بھی تذکرہ کیا کہ جب طاعون پھیل چکا تو اس وقت کے حاکم المقتدی رض امر اللہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور توبہ کا درس دیا اور مختلف علاقوں سے آلات موسیقی کو جمع کر کے انہیں توڑا دیا۔ جو نبی ان کو توڑا گیا تو یکخت وہ ساری وبا ختم ہو گئی اور لوگوں کو سکھ کا سانس نصیب ہوا حالانکہ طاعون کی وبا جب حملہ آور ہوتی ہے تو وہ نہ انسانوں کو چھوڑتی ہے نہ جانوروں

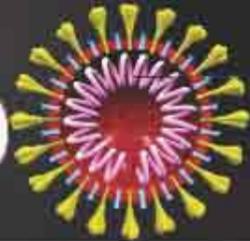
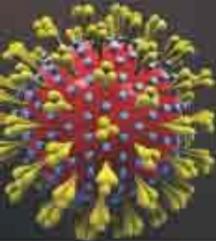
دبابی امراض دکورونا و ایس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

کو، بڑی خطرناک دبای ہوتی ہے، لیکن ہم جب توبہ کر لیں تو اللہ بڑا مسبب الایسا ب ہے، اس موقع پر وقت کے حاکم کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ لوگوں کو رجوع الی اللہ اور توبہ کی دعوت دے اور اس موقع پر ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ و انبات کی توفیق عطا فرمائے اور اعمال کی اصلاح کی توفیق دے اور منیح تقوی پر قائم فرمادے اور ہم پر رحم فرمادے، ہم سب اس وقت جس وبا میں گھرے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

کتبہ/عبداللہ بن اصر رحمانی

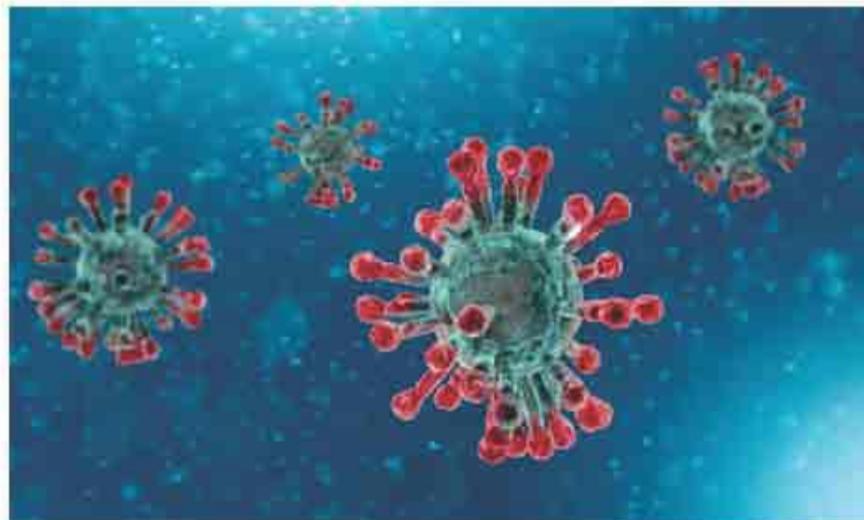
امیر جمیعت الامم دیش سندھ

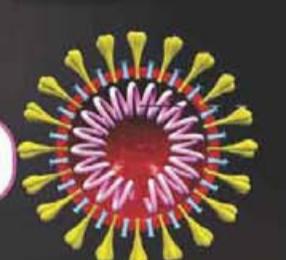
رئیس المعهد الشافعی کراچی



دہلی بیماریاں

دہلی بیماریاں وہ بیماریاں ہیں جو انسانوں میں بڑی تیزی سے پھیل جاتی ہیں، بھت قسم کے جراحتیں جیسا کہ تکفر یا، دائرس وغیرہ ظاہری طور پر ان بیماریوں کے وجود اور پھیلاؤ کا سبب بنتے ہیں۔ ان جراحتیں کے انسانی جسم میں داخل ہونے سے قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے، نتیجتاً انسانی جسم متاثر ہو جاتا ہے اور اس کی تو اتنی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی دہلی امراض کے پھیلنے میں ہر اس چیز کا کردار ہو سکتا ہے جو ماحول میں ان جراحتیں کے پھیلنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جن میں آلودہ ماحول، آلودہ کھانا پینا، مقامی کائنات ہونا، رس کا بہت زیادہ ہونا جراحتیں کے پھیلنے کا بنیادی سبب سمجھے جاتے ہیں۔



دباری امراض و کرونا و ایزس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

بعض دباری امراض کا تذکرہ

دنیا بھر میں کرونا و ایزس سے پہلے بھی مختلف قسم کی دباری ایس یا ایزس وجود میں آئے، جن میں سے چند ایک کا تعارف یہ ہے۔

بیماری کا نام: سارس

• علامات: سانس لینے میں دشواری • انٹیشن کے بعد مرنے کے امکانات: 36 فیصد

بیماری کا نام: زیکا

• علامات: جوڑوں کا درد اور جلد دار خارش • انٹیشن کے بعد مرنے کے امکانات: 20 فیصد

دارس کا نام: ایبولا

• علامات: کمزوری اور بخار • موت کا امکان: 90 فیصد

نام: نار برگ بخار

• ہاضم کی پریشانیوں کے سبب 10 دن بعد موت • انٹیشن کے بعد مرنے کا امکان 88 فیصد

نام: نپاہ

• ذہنی ابحجم کے بعد موت • انٹیشن ہونے کے بعد مرنے کے امکانات: 75 فیصد

نام: کریمین کا گلو بخار

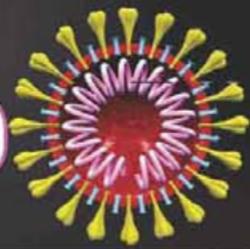
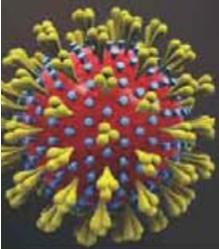
• منہ اور ناک سے ٹکراؤ اور خون لکھنا • انٹیشن کے بعد مرنے کے امکانات: 40 فیصد

بیماری کا نام: انفلوئزا

• علامات: جبلن اور گلے کی سوزش • انٹیشن کے بعد مرنے کے امکانات: 13 فیصد

بیماری کا نام: کرونا

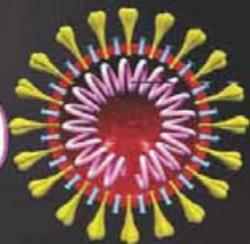
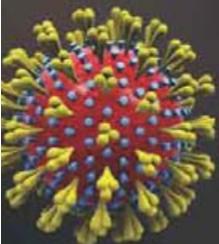
• علامات: سانس کی نالی میں انٹیشن • انٹیشن کے بعد مرنے کے امکانات: 3 فیصد



کورونا و ایس کیا ہے؟

کورونا و ایس (covid-19) کا نام دیا گیا ہے اس سے مراد 2019ء میں کورونا و ایس انفیکشن سے پیدا ہونے والا نمونیا ہے۔ یہ انفیکشن لگنے کی عام علامات میں نظام تنفس کے مسائل (کھانسی، سانس پھولنا، سانس لینے میں دشواری)، نظام انہضام کے مسائل (الٹی، اسہال وغیرہ) اور کل بدنبالی علامات جیسے ٹکاؤٹ وغیرہ شامل ہیں۔ شدید انفیکشن کی صورت میں خموتیہ یہاں تک یہ مہلک اور جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یوں سیف روپرٹ کے مطابق کورونا و ایس کا سائز 400-500 میکرو قطرہ ہے، اس وجہ سے یہ کسی بھی ماںک سے نہیں گز ر سکتا۔ یہ ہوا میں نہیں پھیلتا کسی چیز پر رہتا ہے اس کی زندگی 12 گھنٹے ہے۔ صابن اور پانی سے یہ حل جاتا ہے۔ کپڑے پر پڑے تو 9 گھنٹے رہتا ہے، کپڑے دھونے یا دو گھنٹے دھوپ میں رکھنے سے یہ مر جاتا ہے۔ یہ 10 منٹ تک ہاتھوں پر زندہ رہتا ہے۔ ابتدائی مرحلہ میں اس کا نام معلوم نہیں تھا لیکن اب اسے (covid-19) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پیاری کے باعث بلاکت کی نسبت تین فیصد بتائی جاتی ہے۔ کرونا و ایس چائے کے شہر وہاں (Wuhan) سے پھوٹنے والی ایک خطرناک وبا ہے، جسے اب عالمی و با قرار دیا جا چکا ہے۔ وہاں کی آبادی 11 ملین ہے، اس وقت اس شہر کے علاوہ آس پاس کے 11 شہر مکمل بند ہیں جہاں پر گھروں سے باہر نکلنے پر بھی پابندی ہے اور اس شہر کا کوئی فرد کسی دوسرے شہر میں بالکل نہیں جا سکتا۔ اس وقت کرونا و ایس کا خوف پاکستان سمیت پوری دُنیا پر چھا چکا ہے، اس پر دُنیا بھر میں خدشات کے ساتھ ساتھ تحقیقیں

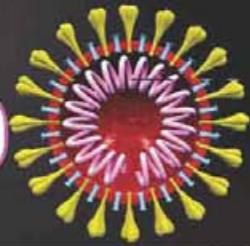
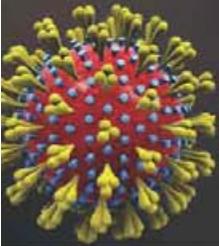
دبابی امراض و کرونا و ایزس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر



بھی جاری ہے۔ ہر ایک تحقیق کا حاصل قریباً قریباً یہی ہے کہ اس کے پھیلاؤ کا باعث، حلال و حرام کی تمیز سے ہٹ کر غذا، صفائی سترہائی کے اسلامی اصولوں سے انحراف اور اصل و مفید تریاتی غذاء و دویات سے پہلو تھی ہے۔ طبی ماہرین کی ایک کشیر تعداد نے اس واکس کے جنم لینے کی وجہ سے باتی ہے کہ حلال و حرام میں تمیز نہ کرنے کی بنا پر اور ایسے جانوروں کا گوشہت سر عام بنانے، بیچنے اور کھانے کی وجہ سے اس واکس کی پیدائش ہوئی ہے۔ اب یہ واکس عالمی وبا بن چکا ہے اور چین سے پھیل کر ایران و افغانستان میں حملہ آور ہونے کے بعد اب پاکستان میں بھی آپنچا ہے۔ اس سلسلے میں خوف زدہ ہونے یا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس کی حفاظتی تدابیر اور طبی و شرعی علاج سے آگاہ ہو کر اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ واکس بخار، کھانی، گلے کی سوزش، سانس لینے میں دشواری اور شمونیا کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے اثرات دو سے چودہ دن کے اندر ظاہر ہوتے ہیں۔ سانس کی دیگر بیماریوں کی طرح اس کے اثرات بھی کبھی کمزور اور کبھی سنگین ہوتے ہیں۔ یہ واکس تھوک اور سانس کے چھوٹے چھوٹے قطروں کے ذریعے پھیلتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی اس واکس سے متاثر شخص کھانی کرتا ہے یا آپ کے بہت قریب بیٹھ کر سانس لے رہا ہوتا ہے تو تب یہ اثر انداز ہو سکتا ہے۔

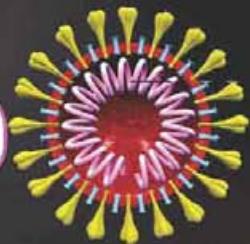
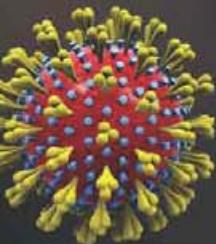
کرونا و ایزس کی ابتدائی علامات:

کرونا و ایزس کی عمومی یا ابتدائی علامات میں بخار، تھکاؤٹ اور خشک کھانی ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی مریض میں یہ علامات نہ پائی جائیں۔



شدید متاثرہ مریض

بیماری لگنے کے ایک ہفتے بعد سانس کے نظام کے مسائل ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں، جو کہ شدید متاثرہ مریضوں میں جلد ہی بگڑ کر شدید سانس کی تکلیف کی بیماری، نظام انہضام میں ناقابل اصلاح تیز ایت اور خون جتنے میں مسئلے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ نظام تنفس کے علاوہ نظام انہضام میں ظاہر ہونے والی علامات، مثلاً، اٹھی، اسہال وغیرہ نظام قلب میں ظاہر ہونے والی علامت: سانس میں دشواری، وہر کن کا تیز ہونا آنکھوں میں ظاہر ہونے والی علامت: آنکھوں کی جھلی کی سوچ بازوؤں، ٹانگوں اور پیٹھ کے نچلے حصے میں ہلاکا درد، ممکن ہے کہ ابتدائی مرحلے میں ان میں سے کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو۔



کورونا و ارس سے بچنے کے لیے شرعی و احتیاطی تدابیر

ڈاکٹر حضرات اور اس مرض پر تحقیق و بحث کرنے والے حضرات جن امور کو اس مرض کے لیے احتیاطی طور پر بالخصوص ذکر کر رہے ہیں، بھیثیت مسلمان ہمیں یہ جان کر خوشی ہوتی ہے اور ایمان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ امور تو اسلام کی مستقل تعلیمات کا حصہ ہیں۔

آئیے ملاحظہ فرمائیں اور انہیں مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔

① دن میں بار بار صابن کے ساتھ ہاتھ دھوتے رہیں۔



② کوشش کیجیے کہ ہر وقت باوضور ہیں اور نمازوں کی پابندی کریں۔
اگر دن میں پانچ بار بھی وضو کیا جائے تو اس موزی و ارس سے محفوظ رہنے کے لیے کافی ہے۔



③ گلے کو خشک نہ رکھیں اور تھوڑی تھوڑی دیر تک پانی پینتے رہیں۔



④ ہجوم والی جگہوں پر نہ جائیں، خاص طور پر ہوللوں

اور رش والے چوک چوراہوں پر بیٹھنے سے گریز کریں۔

⑤ غیر ضروری سفر سے اجتناب کریں۔

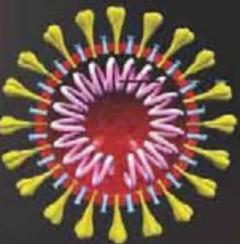
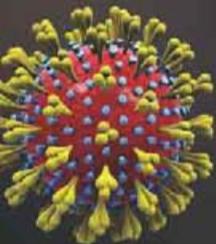
⑥ ایسے علاقے اور شہر میں ہر گز نہ جائیں جہاں یہ بیماری پھیل چکی ہو۔

⑦ اگر آپ بیماری والے علاقے میں موجود ہیں تو وہاں سے مت ٹکیں۔

⑧ گھر سے باہر جاتے وقت، مارکیٹ جاتے وقت اور

سفر کرتے وقت منہ پر ماسک ضرور پہنیں۔

دبابی امراض و کرونا و اس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر



۹ نزلہ و زکام والے مریض دوسروں سے میل ملاقات سے اجتناب بریں۔

۱۰ بازار کے کھانوں سے جس قدر ممکن ہو سکے پر بھیز کریں۔

۱۱ مصالحہ دار اور فرائی فوڈز سے گریز کریں۔

۱۲ گوشت سے پر بھیز کریں۔

۱۳ دال، سبزیاں اور پھل زیادہ استعمال کریں۔

۱۴ بیناً رجأ نوروں کو تند رست جانوروں سے الگ رکھا جائے۔

۱۵ کھانے پینے میں حلال و حرام کی ہمیشہ تمیز رکھیں۔ حرام سے

مرا و صرف ان جانوروں کا گوشت ہی نہیں ہے جو اللہ نے حرام

قرار دیے ہیں بلکہ حرام ذرائع سے کمایا جانے والا مال اور

کھایا جانے والا برقی بھی اللہ کے اس عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔

۱۶ اللہ سے توبہ کیجیے، گناہوں کی معافی مانگیے، اس کی حدود سے

تحاویز مت کیجیے، اس کے قوانین کو توڑنے سے باز آ جائیے۔

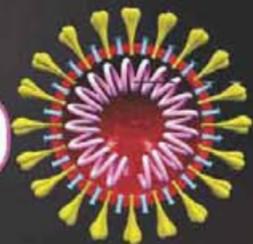
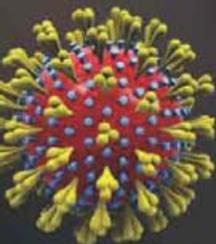
۱۷ ان تمام چیزوں کا کثرت سے استعمال کریں، جو گلے

کے لیے مفید ہوں، جیسے قہوہ، جوشاندہ، ملٹھی، وغیرہ

۱۸ ان تمام چیزوں کا کثرت سے استعمال کریں جو قوتِ مدافعت کو بڑھاتی ہوں۔



جیسے: شہد، بھجوریں وغیرہ



جیید علماء کرام کے اقوال کی روشنی میں احتیاط

شیخ محمد صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیمار شخص اور بیماری زدہ علاقے سے ڈور رہنے کا حکم صرف بیماری کے اسباب سے احتساب کے باعث ہے، اس بیماری کو متعدد ثابت کرنے کے بارے میں نہیں ہے، کیونکہ اسباب کا ذائقی کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن ان اسباب سے پچتا ضروری ہوتا ہے جو بیماری کا باعث بن جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

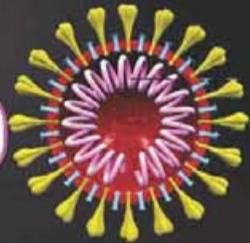
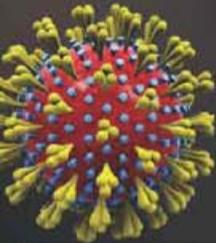
﴿وَلَا تُلْقُوا يَدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾^①

”اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔“

شیخ ابن پازل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا بیماری کو متعدد قرار دینا دو رجایلیت کے اس باطل اعتقاد کو ختم کرنا ہے کہ اشیاء طبعاً متعدد ہوتی ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی چیز طبعاً متعدد نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی تصرف ہوتا ہے اور جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جن میں بیماری کے منتقل ہونے کا ذکر ہے تو اس میں بھی صحیح بات یہی ہے کہ اللہ کے حکم اور اجازت کے ساتھ ہی ایک بیماری دوسرے کو منتقل ہوتی ہے، ورنہ بذاتِ خود کسی بیماری میں یہ تاثیر نہیں کر وہ خود بہ خود کسی کو لگ جائے۔^②

^① البقرۃ: 195.

^② مجموع فتاویٰ ابن باز: 28/352.



شرعی علاج

- شہد کا استعمال کثرت سے کریں۔ کیونکہ اسے قرآن کریم میں شفاء فراہدیا گیا۔^①
- کلوچی کا استعمال کریں سیدنا ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سن: ”کالے دانے (کلوچی) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“^②
- ززم کے پانی کا استعمال کریں۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سن: ”آب ززم جس مقصد کے لیے پیا جائے؛ وہ حاصل ہوتا ہے۔“^③

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں مکہ کر منہ میں شدید بیمار پڑ گیا اور مجھے کوئی طبیب وغیرہ بھی میسر نہ ہو سکا، تو میں قرآن کو شفایا نتھے ہوئے اپنی مرض کا خود ہی علاج کرنے لگا، میں نے یوں کیا کہ آب ززم لے کر اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اسے پینے لگا، میں نے یہ عمل بارہا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض سے مکمل طور پر صحت یاب کر دیا۔ پھر میں نے اور بھی بہت سی امراض و تکالیف میں اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی افاقہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد جو شخص بھی مجھے اپنی کسی بیماری کی شکایت کرتا تو میں اسے یہی نصیحت بتاتا اور بہت سے لوگوں کو شفایا بی جاتی ہوئی۔^④

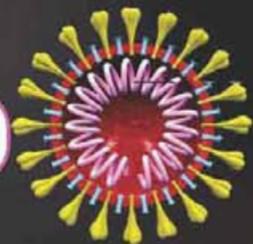
^① انخل: 69

^② صحیح البخاری: 5688، صحیح مسلم: 2215

^③ سنان باج: 3062

^④ راز العوادلین القیم: 4/178

وبائی امراض و کرونا و اس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر



وبائی امراض و دیگر آفات سے بچنے کے لیے دعائیں

بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی شفاء دینے والا ہے، لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور بحیثیت مسلمان دین اسلام کی طرف سے کی گئی شرعی رہنمائیوں کو اپنانا چاہیے۔ ذیل میں ہم اس حوالے سے کچھ دعائیں ذکر کرتے ہیں جو وبائی بیماریوں (کرونا و اس وغیرہ) یا دیگر تمام بیماریوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایک بہت بڑی نعمت اور مفید چیز ہیں۔

پہلی دعا:

سیدنا انس بن مالک سے مردی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

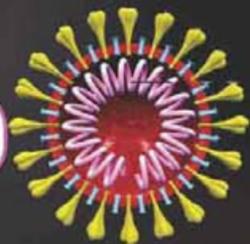
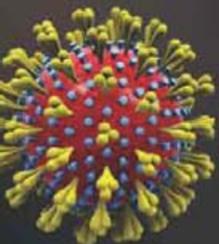
﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرِّ وَالْجُنُونِ وَالْجُدْدِ وَمِنْ سَيِّئِ
الْأَسْقَامِ﴾^①

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوزہ سے اور بری بیماریوں سے۔“

دوسری دعا

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی：“

^① سنن البیهقی داکود حدیث نمبر: 1554



**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**

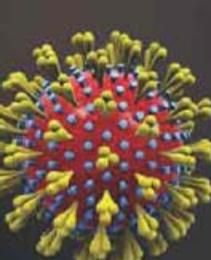
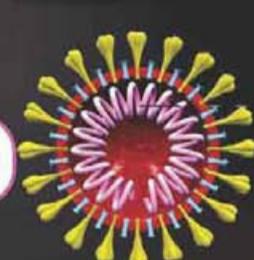
”اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز میں میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب ستا ہے اور خوب جانتا ہے۔“ اور جس نے صح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔^①

اس حدیث کے روایت کرنے والے ابیان بن عثمان کو فانج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا، ان کو توجہ سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فانج کیونکر ہو گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا مجھے دیکھتے کیا ہوا؟ اللہ کی قسم! میں نے سیدنا عثمان رض پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ سیدنا عثمان رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے۔ لیکن جس دن مجھے یہ فانج ہوا میں اس دن غصے میں تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔

تیسرا دعا:

جناب عبداللہ بن خبیب رض بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بارش والی اور سخت اندر ہیری رات میں نکلے، جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈ رہے تھے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہو“ تو میں کچھ نہ بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ”کہو“ تو بھی میں کچھ نہ بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”کہو“ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو **«قُلْ هُوَ اللَّهُ أَكْلُونْ»** اور معوذ تین

^① سنانی دا کوحدیت نمبر: 5088

دبابی امراض و کرونا و ایس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

یعنی **﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾** **﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾** صبح اور شام تین تین بار یہ کہہ لو، تو ہر چیز سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔^①

چوتھی دعا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
کہ جس نے سورۃ بقرہ کے آخری کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہیں۔^②

پانچویں دعا:

ابو ہریرہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس بچھو سے کتنی شدید تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے جب رات کی تھی، یہ (کلمات) کہہ دیتے:

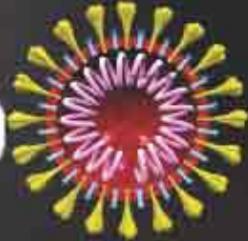
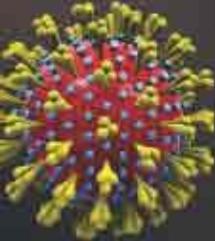
﴿أَعُوذُ بِكَلَمَاتِ اللَّهِ الْمَاقِمَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾

”میں ہر اس چیز کے شر سے جسے اللہ نے پیدا کیا، اس کے کامل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔“ تو وہ (بچھو) تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔^③

① سنانی روایت عدد ث نمبر: 5082

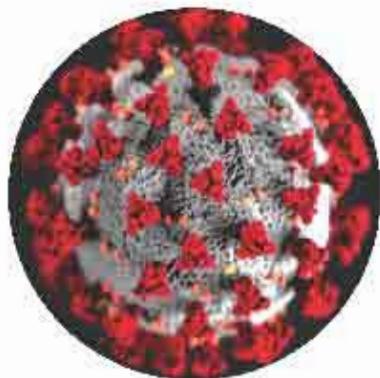
② صحیح بن ماجہ روایت نمبر: 5051

③ صحیح مسلم روایت نمبر: 6880



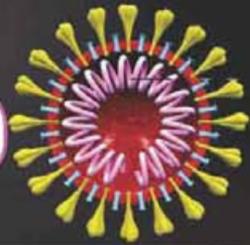
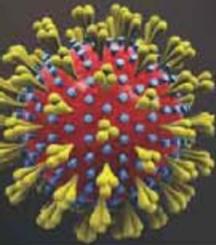
بیماری اور مسلمان

ضروری ہے کہ اس حوالے سے ہم اس بات کو بھی شامل حال رکھیں کہ مسلمان کے لیے ہر حال شن فائدہ ہی فائدہ ہے، اور بیماریاں بھی مسلمان کے لیے گناہوں کے کفارے کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رض نے مذکور کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو جو بھی پریشانی، مصیبت، رنج، ذکر، تکلیف اور فم مہنگا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاغذ بھی چھوڑ کر تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بھی اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔"^(۱) لہذا صبر کو اختیار کرنا چاہیے، اس کا مزید فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ یعنی ان کا مددگار ہوتا ہے۔^(۲)



^(۱) بخاری: 5642، مسلم: 2573

^(۲) ابن ماجہ: 157



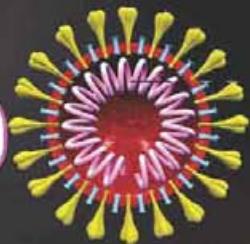
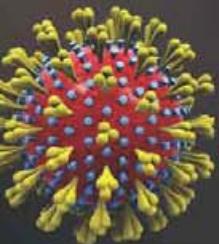
کورونا و ایس اور نماز باجماعت و مساجد کے بارے میں احتیاط کی جائز اور ناجائز حدود کے حوالے سے علمائے الٰی حدیث کا متفقہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جو کم و بیش 200 علماء کرام کی تائیدات پر مشتمل ہے البتہ علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی علیہ السلام کا اس حوالے سے اضافی نوٹ بھی قابل قدر اور بہت اہم ہے جسے اعلامیہ کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے یہ اعلامیہ مختلف حصوں پر مشتمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

حصہ اول

حکومتی اداروں اور مساجد کی انتظامیہ کا فرض ہے کہ پریشانی کے اس ماحول میں:

- ① مسلمانوں کا مورال بلند رکھیں، ایمان و تبیین اور اللہ تعالیٰ پر توکل کا درس دیں۔ ذکر، اذکار اور انفرادی دعاوں پر زور دیں۔ اور یہ سمجھیں کہ ایسی آزمائشیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔
- ② مساجد کی صفائی سترہائی اور دیگر حفاظتی و احتیاطی تدابیر پر خصوصی توجہ دیں۔ ”أمرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنَاءُ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَبَّ“^① رسول اللہ ﷺ نے محلے میں مسجدیں بنانے، انہیں پاک صاف رکھنے اور خوبصورت بانے کا حکم دیا ہے۔

^① سنن البیهقی، ج ۳، بیہقی، ۵۵



③ کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اللہ کے گھروں کو بند کرنے کا نہ سوچیں جیسا کہ بعض ممالک میں یہ اجتہادی غلطی سرزد ہو چکی ہے۔ یہ مساجد تو رحمت کے دروازے ہیں اور امیدوں کے مرکز۔ صحابہ کرام اور تابعین وغیرہم کے زمانے میں طاعون اور کثرت اموات جیسے مصائب میں ان کا تعامل مساجد سے لگا اور تمیک تھا نہ کہ انھیں بند کرنا صحت مند افراد پر مساجد کے دروازے بند کرنا بدترین ظلم ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَوْمَنْ أَظْلَمُهُمْ مِّنْ قَنْعَنَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرْ فِيهَا إِسْمُهُ وَسَعْيٌ فِي حَرَامِهَا﴾

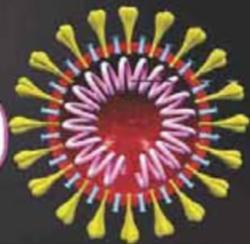
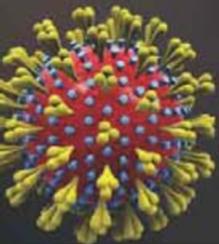
”اور اس سے بڑھ کر خالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے۔“ ①

④ مساجد کو اپنی ملکیت نہیں سمجھیں، یہ خالصتاً اللہ کے گھر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **﴿وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾** ② اور یہ کہ مسجد میں (خاص) اللہ کی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔“

⑤ فرض نمازوں اور نماز جمعہ کے علاوہ دیگر اوقات میں مقامی حالات کے مطابق امن عامہ اور صحت کے لیے مساجد کو بند کیا جاسکتا ہے اور اس کا جواز موجود ہے، لیکن جبراً مساجد کو کلیتاً بند کروادینا، اور نمازوں کے اوقات میں نمازوں کو مساجد میں جانے سے منع کرنا، ناجائز اور حرام ہے۔

① البقرہ: ۱۱۳

② الحجۃ: ۸۱



حصہ دوم

عوام الناس کے لیے

① کرونا و ایس کے کنفرم مریض: جو لوگ کرونا و ایس کے کنفرم مریض ہیں، ان کے لئے گھر میں نماز ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "لَا يُورَدَنَّ مُنْرِضٌ عَلَى

مُصْحَّحٌ" ①

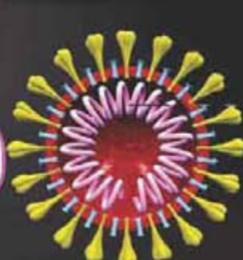
"کوئی شخص اپنے بیمار اور نبیوں کو کسی کے سخت منداونٹوں میں بالکل نہ لے جائے۔"

جب سخت منداونٹوں کی حفاظت کے پیش نظر بیمار اور نبیوں کو یوڑ میں لانا جائز نہیں تو انسانی جان کی حفاظت اس سے کہیں زیادہ محترم اور مقدم ہے، اس لیے وباری مرض سے متاثراً فراد نماز یا جماعت میں شامل نہ ہوں۔ نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے اس درخت (لہسن) میں سے کھایا ہو، وہ شخص ہمارے پاس ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور لہسن کی بدبو سے ہمیں اذیت نہ پہنچائے۔ ②

اس حدیث کے مطابق لہسن کی بدبو کی وجہ سے مسجد میں آنا منع ہے جب تک منہ سے بدبو ختم نہ ہو۔ اس لئے جو لوگ کرونا و ایس سے متاثر ہو چکے ہیں یا ان میں متاثر ہونے کی علامات پائی جارہی ہیں، انہیں مساجد میں آنے سے اجتناب کرنا چاہیے، جب تک کہ ڈاکٹر زانہیں لکھ رہے کر دیں، کیونکہ ایس کو پھیلانے کا نقصان بہر صورت لہسن کی بدبو سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ثقیف

① صحیح البخاری: ۱۸۷۷

② مجمع مسلم: ۵۶۳-۵۶۵

دباری امراض و کورونا و ایس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

کے وفد میں کوڑھ کا ایک مریض بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیغام بھیجا: ہم نے (بالواسطہ) تمہاری بیعت لے لی ہے، اس لیے تم (اپنے گھر) لوٹ جاؤ۔ ①

② کورونا و ایس کے مشتبہ مریض: ایسے افراد جو کورونا و ایس کی علامات یا سابقہ کسی پیماری کی بنا پر خالق ہوں اور خطرہ محسوس کرتے ہوں کہ باجماعت نماز اور جمعہ میں حاضری سے مجھے نقصان ہو سکتا ہے یا میری وجہ سے کسی اور کو تکلیف ہو سکتی ہے تو ایسے شخص کے لیے مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر باجماعت نماز اور جمعہ میں حاضری سے رخصت ہے: ”عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ“ ③

”سیدنا ابن عباس سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نقصان پہنچایا جائے، نہیں خود نقصان انھیا جائے۔“

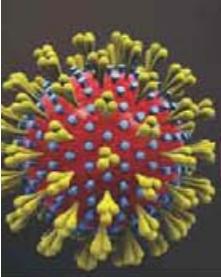
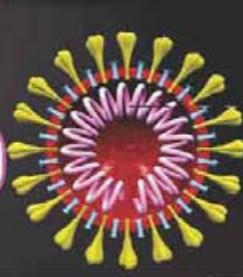
④ پچھے، بوڑھے اور عمومی مریض: چھوٹے پچھے، معمر و ضعیف بزرگ اور دیگر امراض میں بیٹلا افراد کے لئے بھی مسجد میں حاضری سے رخصت ہے۔

⑤ حکومتی ہدایات پر عمل: حکومت اور بالخصوص محکمہ صحبت کی طرف سے جاری کردہ احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا انساب ہے۔ لہذا حکومتی ہدایات کے مطابق ان دونوں میں عوای اجتماعات، مخالف اور کافر نفر سے احتیاط کریں، کیونکہ یہ سب نظری کام ہیں اور ان کو عارضی طور پر روکنے میں کوئی حرج نہیں۔

کم و بیش 200 علماء کرام کی طرف سے یہ متفقہ اعلامیہ چاری کیا گیا، ان میں سے چند کبار علماء

① صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اجتناب الحدود و مم، حدیث: ۲۲۳۱

② سنن ابن ماجہ، ۲۳۳۱، صحیح

دبلائی امراض و کورونا و اترس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

کرام کے اسامی گرامی درج ذیل ہیں:

① فضیلۃ الشیخ محمد رفیق اشڑی للہ (جلالپور)

② فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحمد للہ (میانچھوں)

③ فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف للہ (فیصل آباد)

④ فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف للہ (لاہور)

⑤ فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم للہ (فیصل آباد)

⑥ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالحنان زاہد للہ (فیصل آباد)

⑦ فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی للہ (لاہور)

⑧ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر خلیل الرحمن لکھوی للہ (کراچی)

⑨ فضیلۃ الشیخ محمد یوسف بن محمد یعقوب بٹ للہ (فیصل آباد)

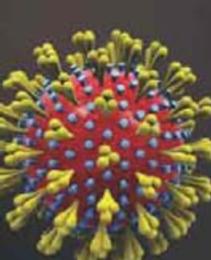
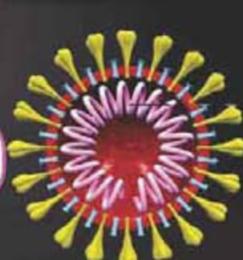
⑩ فضیلۃ الشیخ خالد مر جالوی للہ (گوجرانوالہ)

علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی للہ صاحب کاموقف

شیخ محترم للہ سے جب ان کا موقف جانے کے لیے ان سے رابطہ کیا گیا تو اس موقع پر شیخ محترم للہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا اسے ملخصاً تین نکات میں پیش کیا جا رہا ہے۔

① شیخ محترم للہ اعلامیہ کے اکثر حصے سے متفق ہیں۔

② اعلامیہ میں عرب ممالک کا تذکرہ اور بعض آیات کو اس انداز میں پیش کیا جانا کہ ان کے اس عمل کو بدترین ظلم قرار دیا جائے اور ان آیات برہ راست ان پر منطبق کیا جائے یہ انداز غیر



 دبائی امراض و کورونا و ایس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

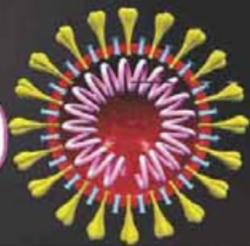
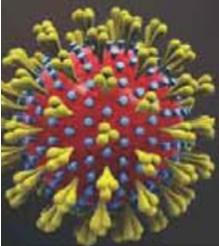
مناسب اور سراسر زیادتی ہے، جس اتفاق نہیں کیا جاسکتا، البتہ زیادہ سے زیادہ اسے اجتہادی خطا قرار دیا جاسکتا ہے لیکن ان پر طعن کا جواز باقی نہیں رہتا کیونکہ اجتہادی خطا کی صورت میں مجتہدا کیک اجر کا مستحق ہے نہ کہ طعن و تشنج کا، بالخصوص جب مقصود بھی انسانی جانوں کا تحفظ ہو۔

③ شیخ محترم اضافی نوٹ کے طور پر یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ بفرض حال انتہائی خطرناک صورتِ حال میں اگر حکومت وقت جزوی یا عارضی طور پر مساجد کو بند کرنے کا فیصلہ کرے تو جس طرح ہمیں ہر معاملے میں حکومت کی پیروی کا حکم ہے، اس موقع پر بھی حکومت کی اطاعت کرتے ہوئے جو کہ معصیت کے کام میں نہیں بلکہ انسانی جانوں کے تحفظ ہی کے لیے ہے، حکومت کے اس اقدام کو صحیح جانتے ہوئے تسلیم کریں گے۔ حکومت کے اس اقدام کو صحیح کہنے کی دوسری اہم ترین وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت عوام کی پر نسبت زمینی حقوق سے زیادہ واقف ہے اور زیادہ وسائل بھی رکھتی ہے، حکومت کے مقابلے میں ہماری معلومات اور وسائل انتہائی ناقص ہیں۔

بجائے اسکے کہ لہذا ناقص بنیادوں پر حکومتی اقدامات کی نفعی نہیں کی جائے ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی معاونت کرنی چاہیے۔

24

دبائی امراض و کورونا و ایس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر



حکومت کی طرف سے قائم کردہ ہیلپ لائن

کورونا ایس کے بارے میں معلومات یا اس سے متعلق علامات پائی جانے کی صورت میں
درج ذیل ہیلپ لائن پر فوری طبی امداد کے لیے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

Website:

www.covid.gov.pk

CONTACT

Ministry of National Health Services
Regulations & Coordination,
3rd Floor Kohsar Block, Islamabad
+92-51-9245746

SINDH GOVT HELP LINE

1166
 021 99204452 , 99206565
 0316 0111712

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا بیماری کو متعددی قرار دینا
دوسرا جاہلیت کے اس باطل اعتقاد کو ختم کرتا ہے کہ اشیاء طبعاً متعددی ہوتی ہیں،
جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی چیز طبعاً متعددی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم
سے ہی ہر تصرف ہوتا ہے اور جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جن میں
بیماری کے خلل ہونے کا ذکر ہے تو اس میں بھی حق امر یہی ہے کہ اللہ کے حکم
اور اجازت کے ساتھ ہی ایک بیماری دوسرے کو خلل ہوتی ہے، ورنہ بذات
خود کسی بیماری میں یہ تاثیر نہیں کر دے خود بہ خود کسی کو لوگ جائے۔
(مجموع فتاویٰ ابن باز: 28/352)

(طاعت کے خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں)

کمپنیو لے آؤ

محمد امین عکری 03042 5009800